

دارالافتاء دارالعلوم دہلی

حوادث و تنازلات

مولانا محمد فرید صاحب

خانذانی منصوبہ بندی

ایک سوال

۱۷

شرعی نقطہ نظر سے

اس کا جواب

مکرمی جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب
سلام مسنون۔

دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ماہرین اقتصادیات و عمرانیات کے پیش نظر ایک
ہولناک مسئلے کی صورت جلوہ گر ہے۔ اگر اس مسئلہ پر محض اقتصادی یا عمرانی نقطہ نظر سے بحث کی
جائے تو تحدید النسل ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ تاہم مسلم معاشرے میں کسی تحریک کے آغاز سے پیشتر
اسکی شرعی حیثیت کا تعین ضروری ہے۔

میں ایک تحقیقی ادارے سے وابستہ ہوں۔ "اسلام اور خانذانی منصوبہ بندی" کے موضوع
پر کام کر رہا ہوں۔ میرے پیش نظر کئی سیاسی مصلحت نہیں، ہر قسم کے دباؤ سے بے نیاز محض دین
کی خدمت کے جذبے کے تحت میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری سے
عہدہ براہ کرنے کے لئے مجھے ہر وقت علمائے وقت کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ امید ہے
آپ اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحات نکال کر میری رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل امور پر
روشنی ڈالیں گے۔

۱۔ آپ کے خیال میں "خانذانی منصوبہ بندی" مذہبی نقطہ نظر سے جائز ہے یا نہیں؟
۲۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عزل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۳۔ فقہائے کرام نے کن صورتوں میں ایک شادی شدہ جوڑے کو عزل پر عمل پیرا ہونے کی
اجازت دی ہے؟

- د۔ آیا تحریک کی صورت ضبط تولید کے مختلف طریقوں کی ہمہ گیر اشاعت شرعی نقطہ نظر سے جائز ہے یا نہیں؟
- س۔ اگر نہیں، تو اس سے کون سی خرابیوں کے پیدا ہونے کا احتمال ہے؟ نیز ان خرابیوں کے تدارک کے لئے آپ کی تجاویز!
- س۔ غزل کے علاوہ ضبط تولید کے دیگر جدید طریقوں پر عمل کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب از دارالافتاء

آنجناب کا سوالنامہ ملا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ہمارے راستے جو شرعی نصوص اور فقہائے امت کی آراء پر مبنی ہے، حسب ذیل ہے۔

دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے ہولناک نتائج کی بناء پر تحدید النسل کرنا جبکہ جبری اور حاکمانہ طور سے ہو یا تحریک کے طور سے ہو مسلمانوں کے نمایاں شان نہیں ہے۔ ایک موجد اور مسلم قوم کے لئے یہ ہرگز زیبا نہیں کہ اطلاق اور تنگدستی کے خطرہ کی بناء پر مشرکین عرب کی طرح راد (خفی) میں مبتلا ہو، نیز جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین جنگی عاقبت اندیشی ہمدردی اور شفقت علی الخلق میں کوئی شبہ نہیں ہے، انہوں نے عرب جیسے ریگستان اور بے آب و گیاہ ملک میں تحدید النسل کا حکم یا مشورہ نہ دیا حالانکہ وہاں قحط کا خطرہ بلکہ اس کا متحقق ہونا ان کو محسوس تھا بلکہ بجائے تحدید کے تکثیر نسل کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: **تَزِدْ جُوعًا وَفُجُورًا** فانی مکاریکہ الاہم۔ تو مسلمان معاشرہ کیلئے یہ کب زیبا ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع چھوڑ کر ہر معاملہ میں مغربیت کی اندھی تقلید کرے اور تقلید بھی اس درجہ کی کہ اگر آج ہی مغرب کی طرف سے تکثیر نسل کا اشارہ بھی ہو جائے تو فوراً اس کے صواب اور حق ہونے پر مصر ہوں گے۔ الغرض اس مسئلہ کا حل اقتصادی و عمرانی نقطہ نظر سے تحدید نسل نہیں جو شان رزاقیت خداوندی پر اعتماد اور توحید کے خلاف ہے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ خداوند کریم نے اس زمین اور کائنات میں رزق و معاش کے جو بے انتہا اور بے حد حساب خزان و دیعت فرمائے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی عقل و ادراک سے کام لیکر رزق بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ پیداوار فراہم کرنے کے ذرائع کام میں لائے جائیں، بنجر زمین کو قابل کاشت بنائیں، زمینداروں کی زرعی ترقی میں رہنمائی کریں زمین کا غیر ضروری پیداوار از قسم تنباکو کی تحدید یا اس کا خاتمہ کریں جس پر

انسان کی بنیادی ضروریات کا کوئی مدار نہیں۔۔۔ اس مہیدی بحث کے بعد بالترتیب جوابات مختصر اعرض کئے جاتے ہیں۔۔۔

ا۔ ماکانہ اور جبری طور سے نیز ہمہ گیر اور اجتماعی تحریک کے طور سے ناجائز ہے۔ اور بلا جبر و اکراہ انفرادی طور سے کسی ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔

ب۔ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے لیکن یہ جواز بھی اس وقت ہے جبکہ یہ امر مفسد پر مشتمل نہ ہو جو مباحات مفسد کا ذریعہ بنیں۔ وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ناجائز ہیں اسی طرح اس کے محرکات اور بواعث بھی از روئے شرع مذموم نہ ہوں۔

ج۔ عزل ضرورت مند اور معذور اشخاص کیلئے جائز ہے اور تقلید اہل مغرب کی وجہ سے یا اقتصادی نقطہ نگاہ سے ناجائز ہے، جیسا کہ کھڑا ہو کر پیشاب کرنا اور جو لوگ اسے ایک تحریک کی شکل دے رہے ہیں ان کے نزدیک اس کا ایک معاشی مسئلہ کا حل ہونا ذہنی غلامی کا ثبوت ہے۔

ح۔ ضرورت مند اور معذور کیلئے انفرادی طور سے بلا جبر و اکراہ جائز ہیں جبکہ مفسد پر مشتمل نہ ہوں لیکن مفسد پر اشتغال یقینی ہے، اس لئے اسے تحریک کی شکل میں چلانا بہر حال ناجائز ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رازقیت اور صفت تقدیر سے غفلت اور کثرت زنا کی لعنت اس کے اہم مفسد ہیں۔ جن کا تدارک اگرچہ زبانی طور سے ممکن ہے لیکن عملی طور سے ناممکن ہے۔

س۔ صاحب عقد اور ضرورت مند کیلئے دوسرے طرق بھی انفرادی طور سے جائز ہیں البتہ جو طریقے مفسد پر مشتمل ہوں جیسے نس بندی کی صورت یا مستقل طور پر قوت تولید زوج یا زوجہ کا خاتمہ کرنا جواز قبیل تغیر خلق اللہ بھی ہے۔ اس کا ارتکاب ناجائز ہے۔ اس قسم مفسد پر اشتغال ضروری ہے، لہذا ہم اس تحریک کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتے ہیں۔ جو لوگ انصوص کتاب و سنت اور فقہائے کرام کے اقوال و آراء کو کھینچ تان کر اپنی مطلب برآری کے لئے اس تحریک کا جواز ڈھونڈنا چاہتے ہیں ان کی تحقیقات کا جو دراصل تاویل و تحریف ہے کوئی اعتبار نہیں۔

مولانا محمد رفیع صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک